REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ‖ یکم امان ۱۳۴۰ ہش ‖ یکم مارچ ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۴۹

"دوست ملکوں کو مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے اقدام کرنا چاہیئے"

امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر عزیز احمد کی اپیل

پام بیچ (فلوریڈا) ۲۸ فروری۔ پاکستانی سفیر متعین امریکہ مسٹر عزیز احمد نے کل یہاں کہا کہ پاکستان اور بھارت کے دوستوں کو دونوں ایشیائی ملکوں کے درمیان تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے اہتمام کرنا چاہیئے۔ — مسٹر عزیز احمد پام بیچ راؤنڈ ٹیبل میں اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے تھے۔ آپ نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا ذکر اس یقین کے ضمن میں کیا کہ دفاعی معاہدوں سے کشیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ نہ اس سے علاقائی تعاون میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے کہا سینٹو اور سیٹو کے معاہدوں کی رکنیت کے باوجود گزشتہ سال کے دوران میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات بہت زیادہ بہتر ہو گئے ہیں — پاکستانی سفیر نے کہا پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ کے پانی کے بارے میں تیرہ سالہ پرانا تنازعہ طے ہو گیا ہے۔ سرحدی مسائل حل ہو گئے ہیں۔ دو طرفہ تجارت شروع ہو گئی ہے۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو حال ہی میں گزشتہ سات برس میں پہلی مرتبہ پاکستان کے دورے پر آئے تھے اور امید ہے کہ صدر محمد ایوب خان اس سال نئی دہلی جائیں گے۔

مکرم مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی

اعلائے کلمہ اسلام کے لئے یکم مارچ کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی یکم مارچ ۱۹۶۱ء بروز بدھ دس بجے صبح بذریعہ چناب ایکسپریس بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا سفر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

شاہ مراکش کے چچا کا انتقال

رباط ۲۸ فروری۔ کل جب شاہ محمد الخامس کے چچا اور ذاتی نمائندہ خلیفہ مولائی عثمان نے شاہ کے انتقال کی خبر سنی تو وہ بھی اچانک انتقال کر گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۸ فروری بوقت نو بجے صبح

کل دوپہر کے بعد حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

شاہ مراکش کی وفات پر صدر ایوب کی طرف سے تعزیت کا اظہار

کل پاکستان بھر میں سرکاری عمارتوں پر احتراماً پرچم سرنگوں رہے

کراچی ۲۸ فروری۔ صدر محمد ایوب خان اور وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے مراکش کے شاہ محمد الخامس کے اچانک انتقال پر تعزیتی پیغامات ارسال کئے ہیں۔ صدر مملکت نے کہا "مجھے شاہ کی افسوسناک وفات پر گہرا رنج و غم ہوا ہے" صدر نے کہا ہے کہ یہ افسوس اور بھی شدید ہو جاتا ہے کہ شاہ مراکش پاکستان کا دورہ کرنے والے تھے۔ جو اس سے پہلے دو مرتبہ ملتوی کیا گیا تھا۔

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ شاہ مراکش عربوں کے ایک روشن خیال سیاستدان اور عربوں کے مقاصد کے پرجوش حامی تھے ان کی موت پر نہ صرف عالم عرب بلکہ سارے عالم اسلام اور افریقہ کو صدمہ پہونچا ہے۔ مسٹر منظور قادر نے کہا "ولی عہد شہزادہ مولائی حسن کے نوجوان کندھوں پر عظیم ذمہ داری عائد ہو گئی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے عالی مرتبت والد کے صحیح جانشین ثابت ہوں گے۔ پاکستان ۔۔ حکمران مراکش کے دورے کا انتظار کر رہا تھا۔ وزیر خارجہ نے مراکش کے عوام اور حکومت سے اس عظیم نقصان پر گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ (ریاتی صدر پرما)

نہرو نے خروشیف کی تجویز مسترد کر دی

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے کل روسی وزیراعظم مسٹر خروشیف کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل ہیمرشول کو ان کے عہدے سے ہٹا کر ان کی جگہ تین افراد کا انتظامی ادارہ قائم کیا جائے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ہمارے خیال میں اس وقت ہیمرشول کو ہٹانا یا اقوام متحدہ کی از سر نو تنظیم کا سوال اٹھانا افسوسناک ہوگا۔

کراچی کے ہندو احتجاجاً ہولی نہیں منائیں گے

کراچی ۲۸ فروری۔ کراچی کے ہندو جبل پور اور مدھیہ پردیش کے دوسرے شہروں میں ہلاک ہونے والے مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کے طور پر ۲ مارچ کو ہولی کا تہوار نہیں منائیں گے۔ کراچی ہندو پنچایت کے اس فیصلے کے مطابق سوامی نرائن کے مندر میں ہونے والی تقریبات منسوخ کر دی گئی ہیں۔ یہ فیصلہ ہندو پنچایت کی انتظامیہ کمیٹی نے ایک اجلاس [illegible] کیا۔

جمعرات کو جزوی چاند گرہن ہوگا

کراچی ۲۸ فروری محکمہ موسمیات کی پیش خبری کے مطابق آئندہ جمعرات کی شام کو پاکستان بھر میں جزوی چاند گرہن ہوگا۔ جو چار گھنٹے تک رہے گا۔ جزوی چاند گرہن مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ۶ بجکر ۴۴ اٹھائیس منٹ اور مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق ۷ بجکر ۲۸ منٹ پر شروع ہوگا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی علالت

ربوہ ۲۸ فروری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ پاؤں پر بھی ورم ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

درخواست دعا

(۱) مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اطلاع دیتے ہیں کہ مبلغ سلسلہ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے۔ لیکن اس کے بعد پیشاب کی بندش کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) مکرم مولوی نور الدین منیر صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ کمزوری دل بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں ÷ وکالت تبشیر (ربوہ)

صدر ایوب راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۲۸ فروری۔ صدر محمد ایوب خان سکھر کے دو روزہ دورہ کے بعد کل طیارہ پر راولپنڈی پہونچ گئے۔ وزیر صحت لفٹننٹ جنرل برکی اور محکمہ قومی تعمیر نو کے سکرٹری مسٹر نذیر احمد بھی آپ کے ہمراہ راولپنڈی پہنچ گئے۔ سکھر میں صدر ایوب نے سکھر اور خیرپور کے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے بھی خطاب کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

جمعہ کا اجتماع ہمیں وہ فرض یاد دلاتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے ہر مسلمان کے ذمہ لگایا گیا ہے

یہ دن اُسی کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے جس نے اسلام کی اطاعت اور اس کی اشاعت میں اپنی زندگی بسر کی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نبی دنیا کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کیلئے مبعوث نہیں ہوا۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ نومبر سنہ ۴۶ء بمقام کمپنی باغ سرگودھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے۔ جسے صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جمعہ کا دن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کیلئے ایک

بہت بڑی برکت کا دن

مقرر کیا ہے ہماری ساری ہی عیدیں اجتماع کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جمعہ کا دن بھی اجتماع کا دن ہے۔ عیدالفطر بھی اجتماع کا دن ہے اور عیدالاضحیہ بھی اجتماع کا دن ہے گویا وہ عیدیں ہیں جو سال بھر میں ہمارے لئے آتی ہیں۔ سال کے ۵۲ ہفتوں میں ۵۲ جمعے آتے ہیں اور ایک عیدالفطر اور ایک عیدالاضحیہ ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے یہ اشارہ کیا ہے کہ ہمارا رسول سب لوگوں کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کیلئے آیا ہے۔ سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جو دنیا کے تمام لوگوں کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لئے آیا ہو۔ صرف آپ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے خواہ وہ مشرق کے رہنے والے ہوں یا مغرب کے رہنے والے ہوں۔ وہ جنوب کے رہنے والے ہوں یا شمال کے رہنے والے ہوں۔ پس

اجتماعی رسول صرف محمد رسول اللہ تھے

اسی لئے عید کے ساتھ اجتماع کو آپ نے لازمی شرط قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ اول تو اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں اس طرح کی عید مقرر کی گئی ہو۔ دوسرے کوئی ایسی قوم نہیں جس میں عید کو اس طرح لازمی قرار دیا گیا ہو جس طرح مسلمانوں کے لئے عید کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ درحقیقت عید کا مفہوم صرف اسلام میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ عیدیں ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے خود مقرر کیا ہے اور اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں جس کی عیدوں کو خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو۔ اسلام سے قریب ترین جماعت عیسائیوں کی جماعت ہے عیسائیوں میں بعض عیدیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بڑے دن کی عید۔ ایسٹر کی عید۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ بڑے دن کی عید کو کس نے مقرر کیا ہے

ایسٹر کی عید

کو کس نے مقرر کیا ہے۔ ان کی تفصیلات حضرت مسیح علیہ السلام نے بیان نہیں کیں۔ اور نہ ان عیدوں کا ذکر انجیل میں آتا ہے پھر یہودیوں کے ہاں بھی بعض عیدیں ہیں۔ اور ان کا ذکر یہودیوں کی مذہبی کتب میں موجود ہے۔ لیکن ان عیدوں کے متعلق بھی ایسے احکام نہیں پائے جاتے۔ جو تمام یہودیوں پر یہ واجب کرتے ہوں کہ وہ انہیں اجتماعی طور پر منائیں۔ ہندوؤں میں بھی بعض تہوار ہیں۔ مثلاً دسہرہ ہے ہولی ہے بسنت ہے۔ لیکن ان تہواروں کا بھی مذہبی کتابوں میں ذکر نہیں۔ ہندوؤں نے انہیں خود مقرر کیا ہے اور جن کو خود مقرر کر لیا جائے وہ خدا تعالےٰ کی عیدیں نہیں کہلا سکتیں۔ صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے

عیدیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی ہیں

مثلاً جمعہ ہے اس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جب اس کا قرآن کریم میں ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہے اسی طرح عیدین کا ذکر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت ملتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے متعلق احکام شرعیہ بیان فرمائے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔ جمعہ کے متعلق قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ تمام مسلمان اپنا کام کاج چھوڑ کر اس کے لئے مسجد میں پہنچیں۔ پس یہ اجتماعی عید ہے اور کسی مسلمان کے لئے یہ اجازت نہیں کہ وہ جمعہ کی اذان سن کر اپنے کام کاج میں لگا رہے اور نماز کے لئے مسجد میں نہ جائے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

یاایھا الذین اٰمنوا
اذا نودی للصلوٰۃ من
یوم الجمعۃ فاسعوا
الیٰ ذکر اللہ وذروا
البیع۔ (جمعہ ع ۲)

یعنی اے مسلمانو جب تمہارے کان میں جمعہ کی اذان پہنچے تو تم اپنا کام کاج چھوڑ دو۔

اور نماز کے لئے آجاؤ

اپنے پیشوں ملازمتوں اور تجارتوں وغیرہ کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے چل پڑو۔ گویا قیامت کے روز اسرافیل سے بگل بجانے کا جو کام لیا جائیگا۔ وہی کام یہاں مؤذن سے لیا جاتا ہے جس طرح قیامت کے روز اسرافیل بگل بجائے گا تو تمام روحیں اپنی اپنی جگہوں سے اٹھیں گی اور بگل کی آواز کی طرف بھاگ پڑیں گی۔ اسی طرح اس کے نقش قدم پر مؤذن جمعہ کی اذان دیتا ہے۔ تو اس جگہ کے تمام لوگوں کو یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کی آواز کی طرف بھاگ پڑیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیہ کا بھی یہی حال ہے ان کے متعلق تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ تمام مرد عورتیں اور بچے جمع ہو جائیں۔ حائضہ بھی اگرچہ اسے نماز معاف ہے۔ عید کے میدان میں جائے۔ گویا سوائے معذور کے جو اتنا سخت بیمار ہو۔ کہ وہاں نہ جا سکے یا کسی ایسے شخص کے جو کہیں جنگلوں میں پھر رہا ہو۔ باقی ہر ایک کیلئے عید کی نماز کے لئے جانے کا حکم ہے۔

یہ فرق کیوں کیا گیا ہے

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو کیوں نہیں کہا گیا۔ کہ سب جمع ہو کر عید مناؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو کیوں نہیں کہا گیا کہ سب جمع ہو کر عید مناؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو اجتماعی عید منانے کا کیوں حکم نہیں دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام لوگوں کو اجتماعی عید منانے کا کیوں حکم نہیں دیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ کیوں کہا گیا۔ اسی لئے کہ حضرت نوح علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساری دنیا کو جمع کرنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ اگر کوئی نبی ساری دنیا کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کے لئے آیا ہے تو وہ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ السلام ہیں۔ پس مسلمانوں کی عید کو اجتماعی عید قرار دیا گیا ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ تمہاری سچی عید

تب ہوگی، جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض

کو پورا کیا جائے۔ پس ہر جمعہ ہمیں اس کام کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی وجہ سے مسلمانوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ہر جمعہ جو ختم ہوتا ہے۔ وہ اس شخص کے لئے برکت لکھ جاتا ہے۔ جس نے اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اسے گزارا۔ اور ہر جمعہ جو آتا ہے اور کوئی مسلمان اپنے اس فرض کو پورا نہیں کرتا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی وجہ سے اس کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ وہ اپنے ذاتی کاموں اور اغراض میں لگا رہتا ہے۔ وہ جمعہ اس کے لئے ایک لعنت لکھ جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا منہ سے تو دعوے کیا۔ لیکن

عملی طور پر

اسے پورا نہیں کیا۔

پس یہ دن ہمیں بہت بڑا سبق دیتا ہے۔ جو شخص اس سبق کو بھول جاتا ہے۔ اس کے لئے جمعہ کا دن لعنتوں کے جمع کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ اور جو اسے یاد رکھتا ہے۔ اس کے لئے برکات کے جمع کرنے کا موجب ہو جاتا ہے پس آج میں دوستوں کو اس فرض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کی یاد جمعہ کا دن دلاتا ہے اور جس کی یاد جمعہ کا دن ہمیشہ دلاتا رہے گا۔ بابرکت ہیں وہ لوگ جو اس تعمیر میں حصہ لیں۔ جو تمام دنیا کو

ایک نقطہ مرکزی

پر جمع کرنے کے لئے بنائی جانے والی ہے اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس تعمیر میں حصہ نہ لیں۔ قیامت کے دن وہ شرمندہ ہوں گے۔ اور خدا تعالےٰ ان سے کہے گا کہ بتاؤ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ تم نے اس کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے کیا کوشش کی؟

زعماء کرام انصار اللہ ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجواتے رہیں

خدا تعالےٰ کے فضل سے مجالس انصار اللہ میں تربیتی اور روحانی کام جاری ہے۔ مرکز کو ان سے باخبر رکھنا بھی بڑا ضروری ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ زعماء کرام باقاعدگی سے رپورٹ کارگزاری بھجواتے رہیں۔ تمام زعماء و ناظمین اضلاع سے گزارش ہے کہ از راہ کرم ۵ تاریخ تک ماہ گزشتہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عفو اور درگذر کی چند ایمان افروز مثالیں

از حکیم عبداللطیف صاحب شاہد مقیم لاہور

مذہب اسلام یا دینِ فطرت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ سرانجام دہی کا ہی دوسرا نام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بعثت کی غرض مکارم اخلاق کا اتمام قرار دی ہے جیسا کہ فرمایا۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

اور اللہ تعالےٰ نے بھی حضور کے اعلیٰ اخلاق کا ذکر اپنی کتاب حکیم میں ان الفاظ سے کیا ہے۔ انک لعلی خلق عظیم عظیم کا لفظ عربی زبان میں کسی چیز کی انتہائی عظمت اور بلندی ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ آپ کے اخلاق عظمےٰ بطور "اسوہ حسنہ" ہر مدعی اسلام کو سامنے رکھنے اور ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کا واضح حکم بھی قرآن پاک کے اندر موجود ہے جیسا کہ فرمایا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخلاق فاضلہ کا جو نمونہ موجودہ زمانہ میں دکھلایا۔ اس نمونہ سے آپ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل روحانی فرزند ہونا اظہر من الشمس ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کے مواقع تو عام انسانوں سے علیحدگی میں ملتے ہیں۔ مثلاً عبادت۔ دعا۔ ذکر الٰہی۔ تلاوت قرآن کریم۔ حمد و ثنا اور مناجات خداوندی وغیرہ لیکن حقوق العباد کی ادائیگی کا تمام تر تعلق اپنے دوستوں۔ رشتہ داروں اہل وعیال۔ نوکروں۔ دشمنوں اور مخالفوں سے ہی ہوتا اور اس کا اظہار برملا اور علی الاعلان ہوا کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے کسی انسان کے اخلاق اور سیرت کی بلندی کو معلوم کرنا اور اس کے اعلیٰ اخلاق کا اندازہ لگانا کوئی نظری یا منطقی قضیہ نہیں بلکہ ایک مشاہداتی معاملہ ہے جسے صدہا انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں:

زیر نظر سلسلہ مضامین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ سیرت کا تذکرہ واقعات کے ماتحت ہی کیا جائے گا۔ سب سے پہلے آپ کے اخلاق عالیہ میں سے عفو۔ درگزر۔ اغماض اور چشم پوشی کے واقعات معرض تحریر میں لائے جاتے ہیں جن کو خاکسار نے زیادہ تر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر رضی اللہ عنہ مورخ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات سے انتخاب کیا ہے۔ اور بعض جگہ دوسری کتب سے بھی اسی نوع کے واقعات کو شامل کیا ہے احمدی احباب کو چاہیئے کہ حضور اقدس کے ان واقعات حالات۔ سیرت و اخلاق کی روشنی میں اپنے اخلاق کو سنواریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرماوے۔

(۱)

حضرت محمد اکبر خان صاحب سنوری رضی اللہ عنہ والد ماجد ڈاکٹر محمد رفیع صاحب نشتر خادم حضرت اقدس علیہ السلام نے بیان کیا کہ میری لڑکی بہت چھوٹی تھی ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام کے کمرہ میں بتی جلا کر رکھ آئی۔ اتفاقاً وہ بتی گر پڑی اور تمام قیمتی مسودات جل گئے۔ نیز اور بھی بعض چیزوں کا نقصان ہوگیا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت اقدس کے کئی قیمتی مسودات جل کر ضائع ہو گئے ہیں تو تمام گھر میں سخت گھبراہٹ تھی۔ میری بیوی اور لڑکی بھی سخت پریشان تھیں۔ کیونکہ مسودات غیر مطبوعہ تھے۔ اور بہت قیمتی جن کا دوبارہ تیار کرنا مشکل تھا۔ لیکن جب حضور کو علم ہوا تو آپ نے اس واقعہ کو یہ فرما کر رفت گزشت کر دیا کہ

خدا تعالےٰ کا بہت ہی شکر ادا کرنا چاہیئے کہ کوئی اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

ناظرین اندازہ لگائیں کہ ایسے نقصان پر دوسری جگہ کیا اودھم مچا کرتا ہے۔ اور نوکروں چاکروں کو کس قدر طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا بلکہ ان کو نوکری سے ہی جواب مل جاتا ہے

(۲)

خان صاحب مرحوم نے بتایا کہ مسجد کی اوپر کی چھت پر سے حضرت اقدس کے مکان میں جانے کے لئے پہلے بھی اسی طرح ایک راستہ ہوتا تھا۔ اور جس مقام پر آجکل دروازہ ہے اس جگہ چھوٹی سی کھڑکی ہوتی تھی۔ اور اس کھڑکی کے نیچے دیوار کی چھوٹی سی سیڑھی ہوتی تھی ایک بار میں لالٹین لے کر حضرت اقدس کو راستہ دکھلانے لگا۔ اتفاقاً لالٹین ہاتھ سے چھوٹ گئی لکڑی پر تیل گرا۔ اور اوپر سے نیچے تک آگ لگ گئی میں سخت پریشان ہوا۔ بعض لوگ بھی کچھ بولنے لگے۔ لیکن حضرت نے فرمایا:۔

"خیر ایسے واقعات ہوہی جاتے ہیں مکان بچ گیا"۔

(۳)

تیسرا واقعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی موقر تصنیف "سیرت مسیح موعود" میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے اندر سے کچھ چاول چرا لئے۔ چور کا دل نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی بے تابی اور اس کا ادھر ادھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا۔ اور پکڑ لیا۔ شور پڑ گیا۔ اس کی بغل سے کوئی پندرہ سیر کی گٹھڑی چاولوں کی نکلی۔ ادھر سے ملامت ادھر سے پھٹکار ہو رہی تھی۔ کہ حضرت اقدس بھی کسی تقریب سے ادھر آنکلے۔ پوچھنے پر کسی نے واقعہ کہہ سنایا۔ اس پر حضرت اقدس نے جو کچھ فرمایا وہ محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی روائت مندرجہ اصحاب احمد جلد ششم میں ان الفاظ میں درج ہے کہ

حضور نے عورتوں کو منع فرمایا کہ اسے چورنی مت کہو اور فرمانے لگے کہ اگر کسی آدمی کے گھر دو ہوں اور وہ ایک گھر سے کوئی چیز دوسرے گھر میں لے جا رہا ہو۔ تو کیا اسے چور کہا جا سکتا ہے؟ یہ گھر اس کا اپنا ہے اور دوسرا گھر بھی اس کا ہے۔ یہ اپنے ایک گھر سے دوسرے گھر میں چاول لے جا رہی تھی تو چور کیسے ہوئی؟ اور اس نوکرانی کو کہا کہ لے جاؤ۔ اور چاول چھوڑ کر جلد واپس آؤ۔ اور خود دست مبارک سے وہ چاولوں کی گٹھڑی اس کے سر پر رکھ دی۔ کچھ دیر کے بعد دریافت فرمایا کہ وہ واپس آئی ہے یا کہ نہیں جب آپ کو معلوم ہوا کہ نہیں آئی۔ تو کسی کو بھیج کر واپس بلا لیا۔

اے خدا کے پاک مسیح تجھ پر ہزاروں سلام تو نے اغماض و چشم پوشی کے وہ نمونے دکھلائے جن سے اسوۂ نبوی پھر زندہ ہو گیا۔

(۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچپن کے زمانہ میں بعض ہم عمر بچوں کے ساتھ حضور کے بعض مسودات جلا دیئے جسے دیکھ کر گھر کے خدام اور تمام مستورات حیران و ششدر ہو گئے کہ بہت بڑا نقصان ہوا۔ حقیقت واقعہ معلوم ہونے پر آپ نے مسکرا کر فرمایا:۔

"خوب ہوا اس میں اللہ تعالےٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی۔ اور اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے"۔

(۵)

اسی قسم کا ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا کہ حضرت اقدس کا ایک مضمون بصورت مسودہ آپ سے کھویا گیا۔ بہت تلاش کی پتہ نہ ملا حضرت اقدسؑ کو علم ہوا تو آپ بشاش بشاش چہرے سے تبسم زیر لب تشریف لائے اور بڑا عذر کیا کہ:۔

"مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ) کو کاغذ کے گم ہونے سے اس قدر تشویش ہوئی مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر دوڑ دھوپ اور تگ و دو کیوں کیا گیا۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ خدا اس سے بہتر ہمیں عطا فرما دے گا۔"

(۶)

حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ خادم قدیم کو ایک دفعہ کچھ لفافے اور کارڈ لیٹر بکس میں ڈالنے کے لئے حضورؑ نے دیئے وہ بھول گئے اور چند روز بعد حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو جو اس وقت بچہ تھے کوڑے کے ڈھیر سے ملے حضورؑ نے دیکھا تو وہی خطوط تھے جو کچھ عرصہ پہلے حافظ صاحب کو دیئے تھے اور حضورؑ کو جن کے جوابات ملنے کا انتظار تھا۔ بعض ان میں رجسٹرڈ بھی تھے۔ اس پر آپؑ نے حافظ صاحب کو بلا کر اور خطوط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا فرمایا:۔

"حامد علی تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے ذرا فکر سے کام کیا کرو۔"

(۷)

حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ مبلغ ماریشس کے حجرہ کی تلاشی بھی پنڈت لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں ہوئی تو بہت سے خطوط جو حافظ صاحب کو حضور اقدسؑ نے پوسٹ کرنے کے لئے دیئے تھے اور بعض باہر سے آئے ہوئے حضورؑ کے نام نکلے کیونکہ ان دنوں حافظ صاحب حضورؑ کے خطوط ڈاکخانہ میں لے جانے اور آپ کی ڈاک لانے پر مقرر تھے۔ جب حضورؑ کو ان خطوط کا علم ہوا اور حضورؑ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے مسکرا کر حافظ صاحب سے صرف اتنا فرمایا:۔

"حافظ جی یہ خطوط رکھنے کے لئے تو نہیں دیئے تھے۔ اگر آج یہ نہ دیکھے جاتے تو پتہ بھی نہ لگتا۔ اور ہم سمجھتے رہتے کہ خط لکھ دیا ہوا ہے اُدھر دوسرے لوگ سمجھتے کہ ہم جواب لکھ چکے ہیں۔ خیر جو ہو گیا اچھا ہو گیا مصلحت الٰہی یہی ہو گی۔"

دشمنوں سے عفو اور درگزر کا سلوک

(۸)

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک جس نے بعض دیسی عیسائیوں کی سازش سے آپؑ پر اقدام قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا تھا۔ جب کچھ عرصہ یہ مقدمہ بعض مراحل سے گذر کر حضرت اقدسؑ کی باعزت بریت پر منتج ہوا جس کی مفصل کیفیت "کتاب البریہ" میں درج ہے تو مقدمہ کا فیصلہ کرنے والے انگریز ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور نے آپؑ کو باعزت بری کرتے ہوئے مبارک باد دے کر کہا کہ:

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کا حق ہے۔"

اس پر حضورؑ نے ارشاد فرمایا:۔

"میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔"

معزز ناظرین جانی دشمنوں سے عفو و درگذر کا ایسا بے نظیر نمونہ صرف اور صرف آپ کی سیرت دنیا میں ہی مل سکتا ہے۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے اس مقدمہ میں حضرت اقدسؑ کو سزا دلانے کی پختہ سازش کی تھی۔ اس مقدمہ کا خطرناک ہونا اسی بات سے عیاں ہے کہ ابتدائی رپورٹ پر ڈپٹی کمشنر ضلع امرتسر نے اپنے اختیارات کو غلط اور غیر قانونی طور پر استعمال کرتے ہوئے بیس بیس ہزار کے مچلکہ اور ضمانت کے ساتھ وارنٹ گرفتاری کا اجراء کیا تھا۔

(۹)

اس مقدمہ کے سلسلہ میں جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (جنہوں نے آپؑ پر کفر کا فتویٰ لگا کر دو سو علماء اور گدی نشینوں سے مہریں ثبت کروائیں اور کوئی دقیقہ مخالفت کا نہ چھوڑا) اس خطرناک مقدمہ میں عیسائیوں کے گواہ بن کر حضرت اقدسؑ کے خلاف پیش ہوئے تو حضرت اقدسؑ کے وکیل مولوی فضل الدین صاحب مرحوم نے اپنے فرض منصبی کے ماتحت جائز قانونی طور پر مولوی محمد حسین صاحب کے حسب و نسب کے متعلق چند سوالات بطور جرح کرنے چاہے۔ تو حضرت اقدسؑ اپنی کرسی سے اٹھ کر فوراً وکیل صاحب کے پاس گئے اور ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا کہ:

"ہم اس قسم کا سوال کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔"

اپنے جانی دشمن کے متعلق جو آپؑ کی ہر طرح کی ذلت بلکہ قید اور تختہ دار پر لٹکا دینے کا خواہشمند تھا۔ اس کی جھوٹی شہادت کو بے اثر بنانے کے لئے آپؑ نے یہی جرح کرنے کی بھی اجازت نہ دی۔ کیا ایسے بے نظیر عفو و درگذر کی مثال عام انسانوں میں کہیں مل سکتی ہے؟

(۱۰)

میرٹھ سے احمد حسین نامی نے ایک اخبار "شحنہ ہند" جاری کر رکھا تھا۔ اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ بھی چھاپنا شروع کر دیا جس میں حضرت اقدسؑ کے خلاف مخالفانہ مضامین شائع کرتا۔ اور اس طرح جماعت کی دلآزاری کا موجب بنتا۔ میرٹھ کی جماعت نے جہاں سے یہ اخبار نکلا کرتا تھا اس کو بری طرح سے محسوس کیا اور انہیں اس اخبار کے ناپاک حملوں سے بہت تکلیف پہنچی ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو وہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبد الرشید صاحب نے جو وہاں کے ایک معزز زمیندار اور تاجر تھے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنہ ہند کے توہین آمیز مضامین کی وجہ سے ایڈیٹر پر عدالت میں نالش کر دی جائے۔ حضور نے فرمایا:۔

"ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہو گا کہ ہم خدا تعالیٰ کی تجویز پر تقدم کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔"

(باقی)

وصیّت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سُستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں ان کو آج۔ کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے بیشک دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ وہ دوسرے مخلصین کے ساتھ رکھے جاتے مگر ان کی ذراسی غفلت اور ذراسی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر سینکڑوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف ایک پائی یا دھیلا انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

یوم مصلح موعود کی تقریب میں خواتین ربوہ کا جلسہ

حسب اعلان ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء صبح ۹ بجے مصلح موعود کی پیشگوئی کے سلسلہ میں خواتین ربوہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ صدر کے فرائض سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سرانجام دیئے۔ امینہ مرزا نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور حمامۃ البشریٰ و شمامۃ البشریٰ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد امۃ الحمید گیلانی۔ رفیقہ گوہر۔ نعمانہ بیگم۔ رضیہ سلطانہ۔ ماہ رخ پروین۔ رافعہ اشفاق اور امۃ الرشید فضل الٰہی نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی اور بتلایا کہ کیسے شاندار طریق پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں کیسے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے۔ امۃ الرشید میر۔ فرخندہ امۃ المتین تقی اور امۃ الرشید سیکرٹری محلہ دارالصدر شرقی نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں نصرت گرلز ہائی سکول کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے ایک خاص ترتیب کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اس پیشگوئی کے الہامی الفاظ۔ اس پیشگوئی کے مصداق اور مصلح موعود کے کارنامے دلچسپ پیرائے میں بیان کئے۔ جلسہ دعا کے بعد گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔ (امۃ الرشید شوکت)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد محترم حضرت ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں ہیں چند دن ہوئے وضو کرتے ہوئے گر گئے۔ ران کے دائیں HIP JOINT میں سخت چوٹ آئی ہے اور ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اٹھ کے بیٹھ نہیں سکتے۔ نیز کھانسی اور دمہ کی بھی تکلیف ہے احباب سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز میری والدہ محترمہ بھی کافی عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

(عبد الغفور خان کڑک)

(۲) خاکسار کے والد ماجد احمد بخش خان صاحب عرصہ سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کبھی دل کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نذیر احمد سعید احمدی الیف ایس سی سٹوڈنٹ ڈیرہ غازی خاں

رمضان المبارک میں دعاؤں کی اہمیت

از مکرم عبد المنان صاحب شاہد مربی علی پور ضلع مظفر گڑھ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روزوں کی فرضیت اور اس کے متعلق احکام بیان کرنے کے ساتھ ہی دعا اور اس کی قبولیت کے متعلق زریں اصول بیان فرمائے ہیں۔ گویا دعا کا روزوں کے ساتھ گہرا تعلق قرار دیا گیا ہے

روزہ ایک عبادت ہے اور دعا عبادت کا مغز ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الدعاء مخ العبادۃ"۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور ہر آن اور ہر لحظہ اس کی برکات نازل ہو رہی ہیں۔ تاہم روزہ دار جب خالص نیت کے ساتھ روزہ رکھتا ہے۔ (پو پھوٹنے سے غروب آفتاب تک) اور نفسانی خواہشات اور دیگر لغویات سے کلی اجتناب اختیار کرتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید۔ نماز اور ذکر الٰہی میں زیادہ وقت مشغول رہتا ہے تو روحانی لحاظ سے خدا تعالیٰ کے بہت قریب پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کا مثیل اور اس کا صادق رفیق بن جاتا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ کی وسیع رحمت تقاضا کرتی ہے کہ اس کا بندہ اسی سے اپنی ضروریات اور حاجات طلب کرے اور اپنی کمال مہربانی سے اس پر اپنی رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی بارش برسائے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیؤمنوابی لعلھم یرشدون۔"

(سورہ بقرہ ع ۲۳)

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو ان کو جواب دے کہ میں (اللہ تعالیٰ) ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیے کہ وہ بھی دعا کرنے والے میرے حکم قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں "واذا سالک عبادی عنی" میں یہ امر بیان ہوا ہے کہ لوگ جب سوال کریں کہ روزہ سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں تو ان کو جواب دے کہ فانی قریب کہ روزہ سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جب کسی کو خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی معیت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کی خدا تعالیٰ کثرت سے دعائیں قبول کرتا ہے

"الداع" کے لفظ سے (الف لام لگا کر) دعا کرنے والے کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے یعنی وہی دعا قبولیت کا جامہ پہنتی ہے جو خاص جوش اور رقت اور الحاح اور تضرع اور دعا کی دیگر پوری شرائط کے ساتھ کی جائے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ادعوا ربکم تضرعاً (سورہ اعراف) کہ اپنے رب سے تضرع کے ساتھ دعائیں کرو۔ چونکہ روزہ سے انسان کا دل و دماغ صیقل ہو جاتا ہے۔ اور نفس کی تیزی اور سرکشی رام ہو جاتی ہے۔ اور نفس مزکی اور مطہر ہو جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں دعا کرنے والے کے دل میں کمال درجہ کی رقت اور تضرع اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے جو قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے پس جب روزہ دار اضطراری حالت میں الحاح اور ابتہال اور عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کو قلبی سکون اور اطمینان اور سکینت دی جاتی ہے اور اس کے ایمان اور توکل میں بلندی پیدا ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلنا اور حرقت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ انسان حالت دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

(بعنوان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ)

یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہر دعا جو بھی مصنوعی یا غیر مصنوعی تضرع ابتہال سے کی جائے ضرور قبول ہوتی ہے بلکہ قبولیت دعا کے بارہ میں بندہ اور خدا کا تعلق دوستانہ رنگ کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی بعض دعائیں قبول کر لیتا ہے اور بعض دعائیں اپنے اصلی رنگ میں قبول نہیں کرتا بلکہ جس دعا میں بندہ کے لئے بہتری اور مصلحت ہوتی ہے وہ دعا قبول کر لی جاتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ خود بخود اس کو مقبولیت کے مقام تک پہنچانے کے لئے جمیع شرائط اور اسباب بھی مہیا فرما دیتا ہے یہ حقیقت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات میں بیان فرمائی ہے:۔

"بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء"

یعنی جب تم اس کو پکارو گے تو اگر وہ چاہے گا تو جس تکلیف کے ازالہ کے لئے تم اسے پکارو گے وہ اسے ضرور دور کر دے گا۔ بعض دفعہ دعا کرنے والے کو مصائب و آلام اور رنج و غم سے آزمایا بھی جاتا ہے۔ مگر دعا کرنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا بلکہ اسے صبر و استقلال کی قوت دی جاتی ہے اور اس کے دل کو تسلی اور اطمینان سے بھر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے دل کی تاریں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملی ہوتی ہوتی ہیں جو ہر دم اس کے دل کو سکینت و تسلی اور تقویت دینے کا موجب ہوتی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا "یعبدلکھم خلفاء الارض" اس کے برعکس جو شخص دعا نہیں کرتا ہے اور مایوسی کی زندگی بسر کرتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور قلبی سکون اور اطمینان سے محروم رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہو جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر سچا مسلمان اور سچا مؤمن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

دعا کے متعلق وہ بنیادی آیت جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے روزوں کے احکامات کے ساتھ کیا ہے اور جو ابتداء میں درج کی گئی ہے اس کے حصہ "فلیستجیبوالی" میری دعا قبول کی جائے اور میری مرادیں پوری ہوں تو بندہ پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو دل و جان سے قبول کرے اور صدق و صفا اور اخلاص و محبت کے لحاظ سے اعلیٰ نمونہ دکھائے۔ اور اطاعت و فرمانبرداری میں سرمو فرق نہ آوے۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ بھی اس کی دعائیں قبول کر کے اس کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے آئے گا۔ دراصل روزہ سے الٰہی احکامات کی تعمیل ہی کی مشق اور پریکٹس کرائی جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کثرت سے دعائیں قبول کرتا ہے کیونکہ باوجودیکہ ماکولات اور مشروبات کے سامان میسر ہوتے ہیں مگر بندہ ان کے استعمال سے رکتا ہے دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر خاص وقت تک بھوکا اور پیاسا رہتا ہے اور نفسانی جذبات پر کنٹرول رکھتا ہے اور اپنے آپ کو ایک زبردست مجاہدہ میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اوامر و نواہی کی پابندی اختیار کرتا ہے اور میرے احکامات کا احترام کرتا ہے تو میں بھی اس کی دعائیں اور مرادیں ضرور پوری کروں گا پس روزے دار کو کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور ان کی مقبولیت کا یہ مبارک موقعہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روزوں کا ذکر اور دعا اور اس کی قبولیت کا ذکر قرآن مجید میں یکجا بیان فرمایا ہے۔

آیت کریمہ کے ٹکڑے "ولیؤمنوابی" میں دعا کی قبولیت کا یہ گر بیان فرمایا ہے کہ دعا کی حالت میں روزہ دار کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور کامل یقین ہو۔ یقین کے بغیر انسان کو قلبی بشاشت کبھی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی پورے اعتماد اور تسلی اور سکون کے ساتھ دعا کر سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں"۔ (کشتی نوح)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔ جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں۔ دعا کرنے کا حوصلہ پڑے۔ جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا؟ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں" (کشتی نوح)

آیت کریمہ کے آخری حصہ "لعلھم یرشدون" میں روزہ دار دعا کرنے والے کو لیلۃ القدر نصیب ہونے کی بشارت دی گئی ہے کیونکہ رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی تلاش بھی اسی مقصد کے ماتحت رکھی گئی ہے کہ کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ اور دعاؤں کے ذریعہ کامیابی اور خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کی جائے دراصل لیلۃ القدر دعاؤں ہی کی مقبولیت کا ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ جو کثرت سے دعائیں کرنے والوں اور روزہ رکھنے والوں کو نصیب ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے مجاہدات اور دعائیں قبول فرما کر ان کو دین و دنیا میں کامیابی اور کامرانی بخشتا ہے۔ اللھم اجعلنا منھم

یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مؤرخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر ملک کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے جلسے کئے جن میں اس پیشگوئی کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان رنگ میں پورا ہونے کا تذکرہ کیا گیا اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کی گئیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:

گجرات شہر۔ منڈول لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی۔ خانیوال۔ احمد نگر ضلع جھنگ۔ لائلپور۔ لجنہ اماء اللہ لائلپور۔ کوئٹہ کراچی۔ قیام پور ضلع گوجرانوالہ۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ بہوڑو چک نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات۔ دنیاپور (ملتان) چک نمبر ۲۲ الف کالا جھلو ضلع تھرپارکر۔ چک منگلا ضلع سرگودھا۔ چک نمبر ۲۷ ضلع سرگودھا۔ چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ بنی سرور ڈ راجن پور۔ قصور۔ میاں چنوں۔ لجنہ اماء اللہ کراچی۔

تعزیتی قراردادیں

محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم کی وفات پر مندرجہ ذیل جماعتوں نے تعزیتی قراردادیں منظور کی ہیں اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

لاہور۔ منٹگمری۔ کراچی۔ سکھر۔ خدام الاحمدیہ۔ لاہور۔ میرپور۔ آزاد کشمیر۔ خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ۔

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

(فہرست نمبر ۲۱)

ذیل میں ان مخلصین کے اسم گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم -/۱۵۰ روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخلص احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کو احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ چندہ تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۱۲۶۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی ٹی پنشنر ربوہ۔ منجانب والد مرحوم حضرت قاضی ضیاء الحق صاحب رضی اللہ عنہ — -/۱۵۰

۱۲۷۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ منجانب اہلیہ خود مریم بیگم صاحبہ مرحومہ — -/۱۵۰

۱۲۸۔ مکرم ملک محمد حیات صاحب ٹھیکیدار کوٹ...والہ ضلع جھنگ منجانب والد مرحوم ملک خان محمد صاحب ٹھیکیدار رئیس — -/۱۵۰

۱۲۹۔ مکرم میاں چوہدری محمد علی خاں و ناظر علی خاں صاحبان چک نمبر ۶۰ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور منجانب والد مرحوم چوہدری جھنڈے خاں صاحب — -/۱۵۰

دعائے مغفرت

محترمی ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم اور خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ ۱۶ ۲/۶۱ کی رات بوقت ۹½ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار تھیں۔ ۱۷ ۲/۶۱ کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ جمعہ کے روز بعد نماز عصر مولانا شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ درویشان قادیان و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ مغفورہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحومہ نے اپنے بعد تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

(غلام رسول تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم ماسٹر مختار علی صاحب ولد چوہدری سردار محمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ کا نکاح بشریٰ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر مولا بخش صاحب کے ہمراہ بعوض -/۶۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ نے مؤرخہ ۲/۶۱ ۳ کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(ڈاکٹر احتشام الحق محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ایک ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا ہے احباب ان دنوں میں خاص طور پر اپنے تزکیہ نفس اور ایمانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات کی توفیق پاتے ہیں اور اسی طرح صدقہ و خیرات کی طرف بھی خاص توجہ دیتے ہیں۔ صدقہ فطر۔ یعنی فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خوشنودی الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور ہر مومن مرد عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس کے والدین یا سرپرست اس کی طرف سے مقررہ شرح پر فطرانہ ادا کریں۔ فطرانہ کی شرح جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا۔ ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اس لئے فطرانہ کی شرح گندم کے موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ۱½ روپیہ یا ایک روپیہ پچیس پیسے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو۔ تو وہ نصف شرح پر ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔

فطرانہ کی رقم کے متعلق تمام عہدہ دار یہ امر یاد رکھیں کہ اس رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے تاکہ اس رقم کو حضور اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ۔ مساکین۔ اور نادار اصحاب میں تقسیم کرا سکیں۔ باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دئے جائیں۔ البتہ تقسیم کے بعد اگر کچھ رقم باقی رہے تو وہ چندے کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جانی مقصود ہوتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جائے۔ تاکہ عید سے پہلے مستحقین کو پہنچ جاوے اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔

عید فنڈ کے متعلق یہ وضاحتاً اعلان کیا جا چکا ہے (دوبارہ الفضل کی قریبی اشاعت میں شائع کر دیا جائیگا) کہ یہ خالصتاً مرکزی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں پس عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ یہ رقم بتمام و کمال مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے لڑکے محمد داؤد کی آنکھ میں چوٹ لگ جانے کے باعث اس کی بینائی پر بہت اثر پڑا ہے درویشان قادیان و احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کے لئے ملتجی ہوں۔ (خوشی محمد کارکن نظارت بیت المال)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عبد الرشید صاحب دہلوی کی اہلیہ محترمہ کافی دنوں سے بیمار ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست دعا ہے (عبد الرحمٰن دہلوی)

(۳) میری والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بخار میں مبتلا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے۔ (بشیر احمد چوہدری)

(۴) میرے بھائی محمد زاہد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ چند روز سے علیل ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے (خاکسار احمد بخش محمد بیت المال)

(۵) خاکسار کی اہلیہ عرصہ چار سال سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم محمد شفیع سادھوکے ضلع گوجرانوالہ)

(۶) احباب میرے لئے اور میرے چھوٹے بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے (یوسف مبارک احمد خالد ضلع سیالکوٹ)

دعائے نعم البدل

برادرم ڈاکٹر محمد زاہد صاحب جھنگ سٹی کا نومولود بچہ فوت ہو گیا ہے۔ درویشان قادیان اور مخلص جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

(محمد زاہد واقف زندگی دار البرکات ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا خالہ زاد بھائی عزیزم عبد الشکور ولد عبد الغفور صاحب کا ٹھ گڑھی بعمر ۱۶ سال لیبارٹری ٹائیفائیڈ چند گھنٹے بیمار رہ کر ۲۱/۲ بروز منگل اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تمام دوستوں اور درویشان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار نصر اللہ خاں پروفیسر سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ چک ۲ ٹی ڈی اے)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

کشمیر سے متعلق تعطل ختم کرنے کیلئے متبادل ذرائع اختیار کرنا ہوں گے

شیخ عبداللہ کو اقوام متحدہ کی تحویل میں لینے کا مطالبہ

سیالکوٹ ۲۷ فروری۔ کشمیر کے رہنما چوہدری غلام عباس نے یہاں کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں سلامتی کونسل کی ناکامی کے پیش نظر اس تعطل کو توڑنے کے لئے متبادل ذرائع اختیار کرنا ہوں گے۔

کشمیریوں کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کے بارے میں امریکہ، برطانیہ اور روس کے رویہ پر کشمیری عوام کی مایوسی کا اظہار کیا۔ اور اقوام متحدہ سے اپیل کی کہ وہ شیخ محمد عبداللہ کو اپنی تحویل میں لے لے تاکہ کشمیر میں بھی کانگو کے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

چوہدری غلام عباس نے کہا کہ تحریک آزادی کشمیر صدر محمد ایوب خاں کی اس یقین دہانی پر معطل کی گئی تھی کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں گے تاہم اسے کسی وقت بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ خط متارکہ کے دونوں طرف باشندے مادر وطن کو آزاد کرانے کیلئے جان و مال کی بے دریغ قربانی دیں گے۔

بھارتی وفد لاہور روانہ ہوگیا

راولپنڈی ۲۷ فروری۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان منقولہ جائداد کی بات چیت کرنے کے لئے جو بھارتی وفد راولپنڈی آیا ہوا تھا۔ بات چیت مکمل کرنے کے بعد نئی دہلی جانے کے لئے لاہور روانہ ہوگیا۔ اس وفد کی قیادت بھارت کی وزارت بحالیات کے سیکرٹری مسٹر دھرم ویر کر رہے تھے۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال با اختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع ٹھٹھہ سنتی علی تحصیل چنیوٹ

سلطان محمود ولد بھائی خاں۔ مسماۃ جنتاں بیوہ غلام محمد
محمد نواز ولد غلام محمد۔ مسماۃ فاطمہ بیوہ اللہ یار۔ ذوالفقار
پیر بخش، شمشیر پسران صاحب بی بی بیوہ سکنہ موضع پیروال تحصیل جھنگ۔

بنام :۔ رام دیوی بیوہ رام کشن
گوکل چند ولد شامداس،
غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۷۹ تعدادی ۹ کنال ۱ مرلہ ۴۱ ۔ کھاتہ نمبر ۸۰ تعدادی رقبہ ۱۹ کنال ۴ مرلہ ۴۳ مطابق جمع بندی سال ۶۰-۱۹۵۹ء۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں۔ رام دیوی وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۴-۳-۶۱ کو صبح ۹ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۲-۲-۶۱ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چودھری محمد حسن صاحب افسر مال با اختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع موہل تحصیل جھنگ

بہادر ولد اکبر۔ منگلہ۔ یارا۔ سردارا
شاہ براہ۔ پسران موہل سکنہ چک ۲۶۰ تحصیل جھنگ

بنام۔ مسماۃ کشن دیوی بیوہ کالو رام۔ نجو رام
مری چند پسران رام داس۔ بہادر چند
برج لال۔ پسران چاننداس۔ گنیش داس۔ ولد جیون داس
مدھیا رام۔ لدھیا رام پسران روپ چند۔ نانک چند
گنیش داس۔ دتو رام۔ گردتہ رام پسران گنیش داس
قوم غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۲۳ تعدادی ۲۶ کنال ۶ مرلہ

مندرجہ بالا میں مسماۃ کشن دیوی وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵-۳-۶۱ بوقت ۹ بجے صبح جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۲-۲-۶۱ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

دولت مشترکہ کانفرنس کانگو کے مسئلہ پر غور کرے گی

لندن ۲۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں براعظم افریقہ پر کانگو کے واقعات کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا باور کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں دولت مشترکہ کے بعض سربراہوں کی پرائیویٹ ملاقاتوں میں روڈیشیا اور نیاسالینڈ کی فیڈریشن کے مستقبل کے بارے میں تشویش

اخبارات میں فرقہ واریت اور سنسنی خیزی کی مذمت

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہاں انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بھارت کے بعض علاقوں کے اخبارات میں سنسنی خیزی اور فرقہ واریت پر شدید نکتہ چینی کی پنڈت نہرو نے جبل پور اور مدھیہ پردیش کے دوسرے مقامات پر حالیہ فرقہ وارانہ فسادات کی طرف بھی اشارہ کیا تھا۔

بقیہ: شاہ مراکش کی وفات پر تعزیت کا اظہار

پاکستان بھر میں شاہ مراکش کی وفات پر احتراماً سرکاری عمارات پر قومی پرچم سرنگوں کر دیئے گئے آج بھی پاکستان میں قومی پرچم سرنگوں رہیں گے کیونکہ آج رباط میں شاہ محمد پنجم کو سپرد خاک کیا جائے گا۔

شاہ محمد الخامس کی عمر اکاون سال تھی انھیں ۲۵ فروری کو ناک میں اپریشن کے لئے شاہی محل کے ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ اپریشن کے لئے بے ہوش کیا گیا جس کے بعد وہ دوبارہ ہوش میں نہیں آ سکے۔ شاہ کے انتقال کی خبر کا اعلان ولی عہد شہزادہ مولائی حسن نے ایک خاص نشری تقریر میں کیا۔

شاہ کے سب سے بڑے بیٹے شہزادہ مولائی حسن کو کل حسن ثانی کے نام سے ملک کا نیا حکمران بنا دیا گیا ہے اور کل شاہ مراکش کی تمام مساجد میں لوگوں نے اپنے نئے بادشاہ سے وفاداری کا عہد کیا۔

حالاتِ زندگی

شاہ محمد الخامس ۱۰ اگست ۱۹۱۰ء کو فیض کے مقام پر پیدا ہوئے تھے جو اس وقت مراکش کا دارالحکومت تھا وہ سلطان مولائی یوسف بن مولائی حسن کے تیسرے بیٹے تھے۔ ۱۹۲۷ء میں ان کے والد کی وفات پر علما کی کونسل نے بڑے بھائی کی بجائے انھیں حکمران نامزد کیا۔ ۸ نومبر ۱۹۲۷ء کو انہوں نے زمام حکومت سنبھالی اور ۱۶ اگست ۱۹۵۷ء کو سلطان کی بجائے شاہ لقب اختیار کیا۔

سلطان محمد الخامس نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے کے دوران اصلاحات کا سلسلہ شروع کر دیا وہ فرانس کی نگرانی میں حکومت کرتے تھے جب انہوں نے مراکش کی حاکمیت میں فرانس کی دخل اندازی پر اعتراض کیا تو فرانسیسی حکومت نے ۱۹۵۳ء میں انھیں معزول کر کے مڈغاسکر بھیج دیا اور مولائی عرفہ کو حکمران مقرر کر دیا لیکن مراکشی عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر ۱۹۵۵ء میں انھیں اپنے ملک واپس آنے کی اجازت دے دی گئی جس کے دوسرے ہی دن انہوں نے مراکش کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ان کا خاندان تین سو سال سے مراکش پر حکومت کر رہا ہے دوسری جنگ عظیم میں ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر صدر ڈیگال نے انھیں کمپینین آف دی لبریشن کا اعزاز دیا تھا۔

اعلان نکاح

میرے بھائی عزیزم محمد اسلم ظفر بی ایس سی ابن ٹھیکیدار فضل دین صاحب مرحوم کا نکاح محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت ٹھیکیدار محمد دین صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۱/۲/۶۱ کو مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ثمرات حسنہ بنائے۔

ٹھیکیدار محمد اصغر صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ

۱۹/۲/۶۱

VIGROWJIN

وگروجن

Vigrowjin.

دن میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے جتنی طاقت آپ خرچ کرتے ہیں۔ وگروجن کی دو خوراکیں اس کمی کو پورا کر دیتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۵۰/۲ روپے علاوہ خرچ ڈاک

المنار دواخانہ ربوہ

"اکسیر پیٹھ" کے تھوک خریداروں کے لئے رعایات

جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے"

"اکسیر پیٹھا" کے ایک پیکٹ سے بفضل تعالیٰ یہ اپھارہ پندرہ منٹ میں غائب ہو جاتا ہے ہر دیہاتی علاقہ میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے ایجنٹ حضرات جلد از جلد "اکسیر پیٹھا" حاصل کر لیں۔ قیمت فی پیکٹ ۵۰ نئے پیسے فی درجن صرف چھ روپیہ علاوہ خرچ پیکنگ، محصول ڈاک۔ ۲ درجن یا زیادہ پر خرچ پیکنگ و ڈاک بذمہ کمپنی۔

دو درجن سے زیادہ ہر درجن کے ساتھ "کیوریٹو" کی دو ڈرامی شیشی مفت"!

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

لاہور کے احباب کے لئے

لاہور کے احباب ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ کی تمام مشہور ادویات مثلاً کیوریٹو (CURATIVE) اور "بے بی ٹانک" وغیرہ کمپنی کے مقررہ نرخوں پر ہم سے خرید کر ڈاک خرچ کی بچت کریں۔

سراج دین مکان نمبر ۳۴۳۲ کوچہ شامی ہوکاں اندرون لوہاری گیٹ لاہور

سرمہ بشارت

آنکھ سے پانی بہنا۔ ککرے۔ خارش سرخی پر بے حد مفید ہے۔ موتیا بند کو اترنے سے روکتا ہے۔ بینائی کو صاف اور تیز کرتا ہے چالیس یوم کے استعمال پر عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے فی تولہ چار شیشی ۵۰/۱ روپے۔

نوٹ:- چار شیشی سے کم وی۔ پی نہیں کیا جاتا۔

سرمہ رحمت

پیتل اور کانسی کے برتنوں میں جڑی بوٹیوں کے رس سے تیار کیا جاتا ہے۔ رنگت سبز ہے سوائے موتیا بند اور پھولا بسبب چیچک وخسرہ کے باقی تمام امراضِ چشم پر یکساں مفید ہے۔ دکھتی آنکھ پر تو چند بار لگانے سے شفا ہو جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ۶۳ پیسے

فی تولہ چار شیشی -/Rs9

ملنے کا پتہ **دواخانہ رحمت گولبازار ربوہ**

صنعت کاروں کیلئے نادر موقع

اپنی مصنوعات کی کراچی میں فروخت کے لئے ہم سے رجوع کریں ہمارے پاس تربیت یافتہ سیلزمینوں کا عملہ، گودام، ڈیلیوری وین اور بنک کی تمام سہولتیں موجود ہیں۔ نیز ہر قسم کا کراچی سے مال خریدنے سے پیشتر ہم سے نرخنامہ طلب کر کے اپنے روپیہ اور وقت کی قدر کریں۔

انوار اللہ انصاری مالک فرم مرکز تجارت

نزد نیرنگ سینما لالہ زار کراچی ۱۹

اسکول و کالج کی کتب

علمی، ادبی، مذہبی کتب، نیز سٹیشنری ہر قسم ربوہ میں

احمد برادرز گولبازار ربوہ

مناسب قیمت پر خرید فرمائیں،

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

لاہور - جوہرآباد - بھیرہ برائے ایڈوانس بکنگ فون:- لاہور ۶۴۳۳۷، ربوہ ۶۷، سرگودہا ۲۴۳۵، جوہرآباد ۵۸

ہیڈ آفس :- جودھا مل بلڈنگ لاہور۔ فون :- ۲۷۰۰، ۶۵۵۷۰

از لاہور تا سرگودہا	۴-۰	۵-۴۵	۸-۴۵	۱۰-۴۵	۱-۰	۴-۱۵	۷-۰							
؍ ربوہ ؍ جوہرآباد	۷-۳۰	۹-۱۵	۱۲-۱۵	۲-۳۰	۴-۳۰	۷-۴۵	۱۰-۳۰							
؍ سرگودہا ؍ لاہور	۴-۱۵	۶-۱۵	۸-۰	۱۱-۱۵	۱-۳۰	۳-۳۰	۵-۱۵							
؍ سرگودہا ؍ بھیرہ	۵-۴۵	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵
؍ بھیرہ ؍ سرگودہا	۳-۴۵	۴-۴۵	۵-۴۵	۶-۴۵	۷-۴۵	۸-۴۵	۹-۴۵	۱۰-۴۵	۱۱-۴۵	۱۲-۴۵	۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵
از جوہرآباد	۲-۳۰	۴-۳۰	۵-۴۵	۹-۰	۱۱-۱۵	۱-۱۵	۲-۴۵							

نوٹ:- لاہور - سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے ربوہ - جوہرآباد کے درمیان اڑھائی گھنٹے سرگودہا - بھیرہ کے درمیان ۲ گھنٹے کا سفر ہے۔

سٹینڈ مینجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳